OPEN ACCESS
MA'ARIF-E-ISLAMI (AIOU)
ISSN (Print): 1992-8556
mei.aiou.edu.pk
iri.aiou.edu.pk

بینکاری کا تعارف ،اسلامی بینکاری کی ضرورت واہمیت اور پاکستان میں اس کا مستقبل

(Introduction of Banking, Need and importance of Islamic banking and its future in Pakistan)

***نور احمد خان ڈھڈی**

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامیات، نمل یونیورسٹی، اسلام آباد

****ڈاکٹر علی اصغر چشتی**

پروفیسر/چیئرمین شعبہ حدیث وسیرت، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

ABSTRACT

Archaeology from the ancient World shows that the conventional banking is evolved from usury based money lending(مہاجنی)business. It was imitated by the Jews in the 14th century in Italy but the Christen involved in it in 16th century. Due to a number of important innovations the size of this business has dramatically increased throughout the Globe and it occupied a very important place in modern busy and tidy life. Many severe financial crises faced by it provoked a debate to search out new alternatives. The Muslim community never welcomed this Raba based business and was in favour of its Islamization. Therefore, experiments on Interest-Free Banking were made throughout the Islamic World which lead to establish Islamic Banking. Now, these institutions are seen everywhere in the world. Pakistan Islamized the banking system in 1980s but the Supreme Court of Pakistan declared it un-Islamic in 1999 and called upon the government to Islamize the economy immediately. So, Islamic banking was re-started in 2002. Since then, it is spreading with more than 25% growth rate and has occupied more than 10% market share inspite of it is facing some important challenges i.e. competing parallel huge conventional banking, the deficiency of trained Islamic professionals, disharmony among Ulema regarding its operations/ products, deficiency of awareness about this industry etc. As these problems will be rectified a rapid growth of these Institution shall be achieved. Therefore, future of Islamic banking seems to be very bright in Pakistan. This research article comprises of a brief introduction of conventional banking, its types, products and services etc. It also include a brief introduction of Islamic Banking, its products and its importance. The article is concluded with its spreading aspects and future growth expectations in Pakistan.

Key words: Bank, Islamic, Financial, Banking, conventional

بینک اور بینکاری کا مفہوم

بینک (Bank) انگریزی زبان کا لفظ ہے جو فرانسیسی لفظ Banque سے ماخوذ ہے-دراصل یہ قدیم اطالوی لفظ Banca اور قدیم اعلی جرمن زبان کے لفظ Benc سے مستعار لیا گیا ہے-اس کا لغوی مفہوم ڈیسک، بینچ یا میز ہے-اٹلی کی نشاط ثانیہ کے دوران فلورینٹائن[1] شہر میں زر مبادلہ کے کاروبار سے وابستہ افراد کاؤنٹر کو سبز کپڑے سے ڈھانپے ہوئے بینچ پر سجاتے تھے اور اسی نسبت سے اس کاروبار کو بینکاری[2] جبکہ اس کاروبار سے منسلک افراد کو بینکار[3] کہا جانے لگا-[4] بینک مالیاتی ثالث کے طور پر ڈپازٹ وصول کرتا ہے اور قرض کے توسط سے کھلی منڈی میں براہ راست یا بالواسطہ سرمایہ کالین دین کرتا ہے، یا پھر مختلف قسم کے کاروباروں میں اس (سرمایہ) کو استعمال میں لاتا ہے-دراصل یہ زائد سرمایہ کے حامل گاہکوں اور سرمایہ کے ضرورت مند گاہکوں[5] کے درمیان ثالث کی خدمات سرانجام دیتا ہے[6]- دور حاضر میں بینک رقوم کی وصولی کیلئے حکومت سے لائسنس یافتہ ہوتے ہیں اور عموماً کمرشل یا انوسٹمنٹ طرز پر مرکزی بینک کے قواعد وضوابط کے مطابق کام کرتے ہیں-ان پر ابتدائی سرمایہ لگانے والے افراد یا ادارے، ان کے مالک ہوتے ہیں- صارفین مختلف کھاتوں میں یہاں رقوم جمع کرواتے ہیں جنہیں ان رقوم پر کم شرح سے سود ادا کیا جاتا ہے- بینک اس سرمایہ کو زیادہ شرح سود پر قرض دے کر منافع کماتے ہیں- چنانچہ ان کی آمدنی کا اہم ترین ذریعہ وصول شدہ سود ہوتا ہے گو کہ دیگر وظائف وخدمات پر وصول شدہ فیس بھی ان کی آمدن کا ایک اہم جزو بنتی ہے-[7] بینکاری ایکٹ سنگاپور[8] کے مطابق بینکاری سے مراد ایسا کاروبار ہے جس میں کرنٹ یا ڈپازٹ اکاؤنٹ میں رقوم کی وصولی کے علاوہ گاہکوں[9] کے چیکوں کی ادائیگی ووصولی کی جاتی ہے اور ضرورت ہو تو گاہکوں کو پیشگی رقوم کی ادائیگی بھی کی جاتی ہے- بینکاری میں دیگر ایسے کاروبار بھی شامل تصور کئے جاتے ہیں جو اس ایکٹ کے مقاصد پر پورا اترتے ہوں اور اتھارٹی نے ان کی اجازت دے رکھی ہو- ہانگ کانگ بینکاری آرڈیننس[10] کے مطابق بینکاری میں کوئی ایک یا دونوں معمول شامل ہوں گے: اول گاہک سے کرنٹ، ڈپازٹ، بچت یا دوسرے مشابہہ اکاؤنٹ سے رقوم وصول کرنا جن کی دوبارہ ادائیگی مطالبہ پر یا (تین ماہ) سے کم عرصہ میں کی جانا ہو---- یا پھر اس سے کم مدت کے نوٹس پر کی جانی ہو- دوئم گاہک یا ان کی طرف سے چیکوں کی ادائیگی اور وصولی کرنا ہو-

مالیاتی اداروں کی اقسام اور ان کا باہمی فرق

بینکاری کا ایک مالیاتی ادارے[11] کی حیثیت سے آغاز زرعی قرضوں کے اجراء سے ہوا- البتہ رقوم واشیاء کی باحفاظت منتقلی جیسے وظائف کے اضافہ سے اس کو استحکام حاصل ہوا- اس کاروبار کو بہت زیادہ اہمیت اس وقت حاصل ہوئی جب بڑی صنعتوں کے قیام اور ریاستوں کی قومی ضرورتوں کی تکمیل کیلئے بڑی رقوم کی فراہمی

ایک مسئلہ بن گئی تو بینکوں نے مختلف ترغیبات سے سرمایہ کی فراہمی کا یہ کام ممکن الحصول کر دکھایا-اس کاروبار کو اب تیزی سے دسعت حاصل ہوتی گئی-چنانچہ اسے بہتر انداز میں چلانے کیلئے مزید اختصاص کے حامل معاون مالیاتی اداروں (مثلاانوسٹمنٹ ،ٹرسٹ ، بیمہ کمپنیوں وغیرہ) کی ضرورت پڑی-یہ مالیاتی ادارے زیادہ تر قرض ، سٹاک، بانڈز، رہن، کرایہ داری یا لیزنگ، بیمہ پالیسی وغیرہ میں لوگوں کا سرمایہ لگانے لگے-یہ ادارے حجم میں بینکوں سے کم مگر تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہوتے ہیں-اس کے علاوہ نوعیت و ساخت اور دائرۂ کار کے حوالے سے مختلف ممالک کے مالیاتی و لوکل حالات، تنظیمی ڈھانچے، وظائف کی انجام دہی اور ملکی قوانین کے اختلاف کے باعث بھی یہ مالیاتی ادارے کئی اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں-اس کے باوجود انہیں درج ذیل بنیادوں پر باہم ممیّز و ممتاز کیا جاسکتا ہے:

1-کریڈٹ یونین (Credit Union): باہمی تعاون بنیاد پر کام کرنے والے یہ ادارے ارکین کی ملکیت ہوتے ہیں جو باہم منافع میں شرکت کرتے ہیں-ان کے مالکان ایسے لوگ اور گروہ ہوتے ہیں جو جغرافیائی کمیونٹی، مذہبی یا ثقافتی پس منظر کے حوالے سے منظّم ہوں-یہ ادارے عموما صوبائی حکومتوں کے تحت کام کرتے ہیں-[12]

2-ٹرسٹ کمپنیاں(Trust Companies): یہ مالیاتی ادارے دوسرے افراد یااداروں کے اثاثہ جات کا بطور متولی انتظام سنبھالتے ہیں- یہ رقوم کی وصولی کے علاوہ مارٹ گیج، چیکنگ اکاؤنٹس اور قرض جیسی سہولیات بھی فراہم کرتے ہیں-گویا وفاقی ادارے کی حیثیت سے یہ بینک سے مماثل بعض مالیاتی کام بھی سرانجام دیتے ہیں-[13]

3-**بیمہ کمپنیاں**: شروع میں بیمہ کاکام بینکوں میں ہوتا تھا مگر کاروبار میں تنوع آجانے سے اس کام کی ادائیگی کیلئے مخصوص ادارے وجود میں آگئے جنہیں بیمہ کمپنیز کا نام دیا گیا-اس کاروبار میں اب اشیاء کے بیمہ کے علاوہ انسانی ضرورت کی ہر چھوٹی بڑی چیز مثلاصحت، بچوں کی شادی، تعلیم،انسانی اعضاء وغیرہ کا بیمہ بھی ہوتا ہے-[14]

4-**میچوئل فنڈز** (Mutual Funds): کئی سرمایہ کار مل کر ایک ایسے فنڈز کا (pool) بناتے ہیں جسے سٹاکس، بانڈز، نقود کی مارکیٹ یا دوسرے مماثل اثاثہ جات میں سرمایہ کاری پر لگایا جاتا ہے-اس فنڈ کو (money manager) چلاتے ہیں جو عموما مروجہ بینک ہوتے ہیں -اس کا منافع شرکاء میں سرمایہ یونٹس کے مطابق تقسیم کر دیا جاتا ہے-[15]

بینکاری کی انواع واقسام

بینکاری نے وقت اور مصالح کی بنیاد پر کئی نئے وظائف و خدمات کا اپنا حصہ بنانا شروع کردیا جن سے بینک مالکان کو نہ صرف گاہکوں کو بہتر انداز میں راغب کرنے کے مواقع ملے بلکہ اس کاروبار کو وسعت اور تنوع بھی حاصل ہوا-جدید سائنسی ترقی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دخول کی بنا پر بینکاری کو درج ذیل اقسام میں منقسم کیا جاتا ہے:

1- ریٹیل بینکاری (Retail Banking):اس بینکاری کے وظائف و خدمات سے عام شہری باآسانی استفادہ کرسکتے ہیں کیونکہ ریٹیل بینک دیگر بینکوں، کارپوریشنوں اور کمپنیوں سے بہت ہی کم لین دین کرتے ہیں-[16] عام لوگوں یا چھوٹے کاروباری افراد سے براہ راست معاملات کرنے کی وجہ سے اسے Consumer Banking بھی کہا جاتا ہے-[17]

2- کاروباری بینکاری (Business Banking): اس طرز بینکاری سے کاروباری افراداور اداروں کے علاوہ کمپنیز کو خصوصی وظائف کی دستیابی ممکن بنائی جاتی ہے مثلاً قرض کی فراہمی، رقوم رکھوانے اور بچت جیسی خدمات مہیا کی جاتی ہیں- مخصوص بینکاری وظائف و خدمات کے باعث یہ بینک اپنی علیحدہ شناخت کے حامل ہوتے ہیں-

3- وسیع تجارتی بینکاری (Corporate Banking): اس کے زیادہ تر گاہک کارپوریٹ ادارے ہوتے ہیں[18] گلاس سٹیگال ایکٹ[19] کے ذریعے کمرشل بینکاری کی جگہ کارپوریٹ بینکاری کا آغاز کیا گیا-اس میں سرمایہ بہت حد تک غیر محفوظ ہونے کی بنا پر وظائف وخدمات کی دستیابی کے قوانین کارپوریشنوں کے نقطۂ نظر سے بنائے جاتے ہیں-[20]

4- نجی بینکاری (Private Banking): بہت زیادہ آمدنی والے افراد یا خاندانوں کو دولت کی تنظیم کیلئے بینکاری کی یہ سہولت دستیاب کی جاتی ہے-اس کیلئے کم از کم سرمایہ کی حد پچاس ہزار سے پانچ لاکھ امریکی ڈالر ہے[21]-

5- سرمایہ کارانہ بینکاری (Investment Banking):اس میں افراد، کارپوریشنوں اور حکومتوں کو ضمانتوں پر کیپیٹل مہیا کیا جاتا ہے[22] یا بطور وکیل سیکیورٹی کا اہتمام کیا تا ہے یا دونوں کام سرانجام دیئے جاتے ہیں-[23]

6- یک دفتری بینکاری(Unit Banking): حکومت کسی بینک کو محدود کردے[24] یا اس کی شاخیں کم ہوں تو یہ ہیڈ کوارٹر میں یا دیگر بینکوں سے کارپوریٹ تعلق سے بینکاری سرانجام دے تو یونٹ بینکاری کہلاتی ہے۔[25]

7- شاخ جاتی بینکاری (Branch Banking): اس بینکاری کا آغاز انگلینڈ سے ہوا۔اس میں بینک کا نیم خود مختار صدر دفتر قواعد و ضوابط جاری کرتا ہے جن کے تحت تمام شاخیں اپنے معمولات انجام دیتی ہیں۔[26] ان بینکوں کی شاخوں کا جال(network) عموماً ملکی و بین الاقوامی سطح پر ہوتا ہے۔عالمی سطح پر اس بینکاری کو 1920 سے پزیرائی ملی۔[27]

8- مخلوط بینکاری: جب بڑے بینک محدود ہوں تو مختلف بینک باہم مل کر جال(network) قائم کر لیتے ہیں۔ان میں سے کچھ بینک تو قومی سطح پر رہ کر کام کرتے ہیں جبکہ باقی بینک مقامی یا علاقائی سطح پر کاروبار کرتے ہیں[28]

9- ڈاک بینکاری(Mail banking): اس میں ڈاک کے ذریعے deposits ہوتے ہیں اور الیکٹرانک میل ٹرانسفر (EMT) سے رقوم کی منتقلی ہوسکتی اور یہ کام الیکٹرانک نوٹیفکیشن کے ذریعے سرانجام پاتا ہے۔

10- موبائل بینکاری(Mobil Banking): اس بینکاری کے وظائف سرانجام دینے کیلئے ایس ایم ایس پیغامات، موبائل ویب کیلئے(Android)،آئی فون یا (Blackberry devices) استعمال ہوتے ہیں۔ گھر سے دور جہاں کمپیوٹر کی سہولت میسر نہ ہو تو وہاں بھی اس بینکاری کے توسط سے اکاؤنٹ بیلنس کی نگرانی، کھاتوں کے درمیان رقوم کی منتقلی، بلوں کی ادائیگی اور اے ٹی ایم کا تعین کیا جاسکتا ہے۔یہ بینکاری ہر جگہ اور ہر وقت دستیاب ہوتی ہے۔

11- آن لائن بینکاری(Online Banking): بینکاری کے وظائف انٹرنیٹ کے ذریعے سرانجام پانے کی بنا پر اسے انٹرنیٹ یا ویب بینکاری بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ رقوم کا جمع کرنا، منافع کی ادائیگی اور بلوں کی وصولی وغیرہ۔

12- ٹیلیفون بینکاری(Telephone Banking): اس میں گاہک مطلوبہ سہولت کیلئے ٹیلیفون آپریٹر سے درخواست کرتا ہے جسے بینک خودکار Attendant سے دستیاب کرتا ہے مثلاً بیلنس معلومات، رقوم کی منتقلی وغیرہ۔

-13 وڈیو بینکاری (Video Banking): یہ بینکاری اے ٹی ایم مشین سے مماثل مشینوں سے دور بیٹھے وڈیو کانفرنس سے لیس بینک کی شاخ سے انجام پاتے ہیں-اس میں فیس ٹو فیس گفتگو کی سہولت بھی دستیاب ہوتی ہے-

بینکاری کے معیاری قرض اور سرمایہ کاری کے قرض آلات

بینکوں میں مالکان کا ذاتی سرمایہ بہت کم ہوتا ہے مگر وہ بینکاری کی مختلف ترغیبات سے عامۃ الناس کو متوجہ کر لینے کی بنا پر بینک کے سرمایہ میں کئی گنا اضافہ کر لیتے ہیں-مروج بینکوں کی آمدن کا بڑا حصہ قرض پر حاصل ہونے والے سود پر مشتمل ہوتا ہے-اب کئی انواع کے قرض رائج ہو چکے ہیں جن میں سے درج ذیل زیادہ اہم ہیں-

پرسنل لون (Personal Loans): یہ قرض ذاتی استعمال کیلئے دیا جاتا ہے مثلاً میڈیکل، بچوں کی تعلیم، گھریلو ضرویات کیلئے وغیرہ-قرض کو محفوظ بنانے کیلئے رہن اور ضمانت کا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے-[29]

-1 ایکوئیٹی لون(Equity Loans): گاہک کو یہ قرض اثاثہ پر ثانوی رہن کے عوض دیا جاتا ہے-یہ قرض ڈوبنے سے محفوظ رہتاہے اوراس پر شرح سود کو ایڈجسٹ کیا جاسکتا ہے-یہ قرض دو طرح کا ہوتا ہے مثلاً اوپن اینڈ میں قرضدار جب قرض ادا کر دیتا ہے تو مزید قرض لے سکتا ہے جبکہ کلوز اینڈ، میں مزید قرض نہیں لے سکتا-[30]

-2 کاروباری لون(Business Loans): کاروباری قرض کی بنا پر یہ کمرشل لون بھی کہلاتا ہے-اس پر نسبتاً کم قدغنیں ہوتی ہیں اور قرض دہندہ کو کچھ مزید فوائد دیئے جاتے ہیں تاکہ اس کی کاروباری لاگت کم ہو سکے-

-3 ٹرم لون(Term Loans): عام طور پر یہ آمدن پیدا کرنے والے اثاثوں، مثلاً مشین و آلات وغیرہ خریدنے کیلئے ورکنگ کیپٹل کے طور پر دیئے جاتے ہیں تاکہ قرض کی ادائیگی کیلئے رقوم کا بہاؤ ممکن بنایا جاسکے-متبدل شرح سود کے اس قرض کی مدت ایک سے دس سال ہوتی ہے جس کی ادائیگی طے شدہ شیڈیول کے تحت انجام پاتی ہے-[31]

-4 مارٹ گیج(Mortgage):اس (debt instrument) کی ڈیٹ ہولڈر معاہدہ کے مطابق ادائیگی کی ذمہ داری لیتا ہے-قرض خواہ کے پاس قرضدار کا اثاثہ رہن ہونے کی وجہ سے اسے مارگیج لون کہا جاتا ہے-[32]

5- میزانائن فنانسنگ (Mezzanine Financing): اس قرض (instrument) کو عموما کمپنیوں کی توسیع کیلئے (Financing) کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔اس میں قرض دار بروقت یا مکمل قرض ادا نہ کر سکنے کی صورت میں قرض دہندہ کو حق دیتا ہے کہ وہ ڈیٹ کیپٹل کو ملکیت یا ایکوئیٹی مفاد میں تبدیل کر لے۔

6- پراجیکٹ فنانسنگ (Project Financing): یہ سرمایہ کاری مختلف اثاثوں کا مجموعہ ہوتی ہے جس میں قرض کی ادائیگی کا انتظام پراجیکٹ مکمل ہونے پر نقود کے بہاؤ پر منحصر ہوتا ہے۔[33]

7- گردشی کریڈٹ (Revolving Credits): اس قرض میں بینک و کمپنی یا فرد و ادارے کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے جس میں ایک خاص قرض کی دستیابی کا معاہدہ کیا جاتا ہے جسے قرض خواہ (بینک یا کمپنی) قرض دار (فرد یا ادارے) کو مطالبے پر ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے[34] جبکہ بینک و کمپنی قرض کی زیادہ سے زیادہ حد متعین کر دیتا ہے۔[35]

بینکاری کے معیاری وظائف و خدمات

جدید سائنسی ایجادات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دخول سے بینکوں کے معمولات کی انجام دہی میں سرعت کے ساتھ ان کے وظائف کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا ہے[36] جن میں سے درج ذیل زیادہ اہم ہیں۔

1- **کرنٹ اکاؤنٹ** (Current Account): یہ سہولت بلا سود یا بہت کم شرح سود پر مہیا کی جاتی ہے۔ کھاتہ

دار کسی بھی وقت چیک یا دیگر طریقوں سے اپنی رقم وصول کر سکتا ہے۔ فقہی اصطلاح میں یہ بینک کے نام قرض ہوتا ہے۔ مقابلے کی فضا میں کئی بینک ان کھاتوں کی رقوم پر رعائتی سود کے علاوہ دیگر خدمات مفت مہیا کر رہے ہیں۔[37]

2- **سیونگ اکاؤنٹ** (Saving Account): اس اکاؤنٹ[38] پر گاہک کو مناسب شرح پر سود ملتا ہے جبکہ محدود سطح تک اسے رقوم کی منتقلی کی اجازت بھی ہوتی ہے۔اس میں عموما اختتامی مدت یا کم سے کم بیلنس کی حد نہیں ہوتی۔

3- **ٹائم ڈیپازٹس**: ان مخصوص مدتی ڈپازٹس پر بچت کھاتہ کی نسبت زیادہ سود ادا کیا جاتا ہے۔ان رقوم کو نکالنے کیلئے مدت کا تعین ہوتا ہے۔ان ڈپازٹ کے عوض اسناد جاری کی جاتی ہیں جو ضمانتوں میں استعمال ہو سکتی ہیں۔[39]

4-**منی مارکیٹ اکاؤنٹ**(Money Market Account): اس کھاتہ میں کم از کم بیلنس کی حد کے علاوہ ماہانہ سطح پر محدود چیکوں کی پابندی ہوتی ہے۔اس پر متبدل شرح سے سود ادا کیا جاتا ہے جو بچت اکاؤنٹ سے زیادہ ہوتا ہے۔ بینک سے فنڈز نکالنے پر عموما قدغن نہیں ہوتی مگر مخصوص حد سے بیلنس کم ہو تو بینک شرح سود کم کر دیتا ہے۔[40]

5-**فرد کی ریٹائیرمنٹ کا اکاؤنٹ**(Individual Retirement Account): ریٹائرمنٹ کیلئے بچت کی منصوبہ بندی کیلئے۔اس پر ٹیکس مراعات دی جاتی ہیں۔اس میں (Traditional)اور منقسم اکاؤنٹ زیاد معروف ہیں۔

6-**چیک بکس**(Cheque Book): چیک دراصل بینک کا شائع کردہ فارم ہوتا ہے جس پر کھاتہ دار بینک کو اپنے لئے یا کسی شخص یا ادارے کو اپنے کھاتہ سے ادائیگی کا حکم یا کراس چیک کے توسط رقم جمع کرنے کا حکم دیتا ہے۔

7-**مختلف کارڈ**: کریڈٹ کارڈ پر بینک ایک گردشی بیلنس کے ذریعے کارڈ ہولڈر کیلئے اشیاء وخدمات کے عوض تیسری پارٹی کو ادائیگی کر دیتا ہے اور اس پر سود وصول کرتا ہے۔[41] چارج کارڈ کا رکھنے والا ایک مہینے تک بلاسود رقم استعمال کرتا ہے اور مہینے کے اختتام پر اسے تمام رقم جمع کروانی ہوتی ہے ورنہ اس پر سود لگادیا جاتا ہے۔[42] ڈیبٹ کارڈ ہولڈر اپنی جمع شدہ رقم کو ادائیگی کیلئے استعمال کرتا ہے اور ان پر سود ادا نہیں کرنا پڑتا۔[43]

10-**اے ٹی ایم مشین**(Automated Teller Machine): ان کے ذریعے اکاؤنٹ ہولڈر اپنے کھاتہ سے کارڈ کی مدد سے ایک خاص رقم کسی وقت بھی نکال سکتا ہے جس پر خدمت کے عوض فیس منہا کرلی جاتی ہے۔[44]

11-**کال سینٹر**(call centre): اس میں بینک معاملات ٹیلفون کال سے انجام دیتا ہے۔اکاؤنٹ ہولڈر اپنے کھاتہ سے متعلق ایام کار میں چوبیس گھنٹے مفت معلومات حاصل کر سکتا ہے اور ضروری ہدایات بھی دے سکتا ہے۔

12-**تجارتی مراکز**(business-centres): بینک مصروف کاروباری مقامات میں کھاتہ داروں کو وظائف وخدمات کی دستیابی کیلئے اپنی شاخیں یا مراکز قائم کرتے ہیں جنہیں تجارتی مراکز یا بزنس سنٹرز کہا جاتا ہے۔

13-**کسٹمر ریلیشن شپ مینیجر**(Customer Relationship Manager): بینک اپنے کاروبار کو

بڑھانے اور مقبول عام بنانے کیلئے زیادہ تر پرائیویٹ یا کاروباری حضرات کیلئے ان مینجرز کا تعین کرتے ہیں۔یہ مینیجر گاہکوں کے گھر یا کاروبار کے مقامات پر مل کر ان کی ضرورتوں کا اندازہ لگا کر پراڈکٹس اور خدمات کی دستیابی ممکن بناتے ہیں۔

بینکاری کو درپیش خطرات کی تنظیم کاری

خطرے کی شناخت، تجزیہ اور کنٹرول یا کم کرنے یا ختم کرنے کی منصوبہ بندی کو (Risk Management) کہا جاتا ہے۔بینکوں میں سرمایہ کے استعمال کا متعین طریقۂ ہوتا ہے[45] جس میں سرمایہ کاری کی تنظیم سازی کے وقت مد نظر رکھا جاتا ہے مثلا (Cash Management)[46] میں لاگ بکس، ریموٹ ڈیپازٹس کیپچر جیسے امور کا خیال رکھا جانا۔اس طرح آمدن کی وصولی، نقود اور اثاثہ جات کو سرمایہ کاری میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ گردش دولت و اشیاء کا عمل جاری رہے[47] اور منافع کے امکانات کو بڑھایا جائے[48] جبکہ قرض کی عدم واپسی کے رسک کو بیمہ سے کم کیا جاتا ہے۔گاہکوں کے اعتماد کیلئے بینک سرمایہ کا ایک حصہ نقود کی شکل میں محفوظ رکھا جاتا ہے اور حادثاتی صورتحال کیلئے بینک ایسے اثاثہ جات خرید لیتے ہیں جو قابل ذکر گروتھ کے ساتھ جلد فروختگی کی اہلیت رکھتے ہوں[49]۔مارکیٹ اور حقیقی خریداری قیمت کے فرق کو (Capital Growth) کہا جاتا ہے۔[50] بینک کو درج ذیل خطرات کا سامنا ہو سکتا ہے[51]۔

1-**کریڈٹ رسک**: قرض دہندہ (بینک) کا یہ نقصان قرضدار کی نادہندگی یا معاہدے کے مطابق ادائیگی نہ کر سکنے کے باعث لاحق ہوتا ہے۔یہ رسک اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب قرض دار رقوم کو آگے چلانا شروع کر دیتا ہے۔

2-**لیکوائڈٹی رسک**: اس خطرے کا تعلق ایسے اثاثے یا سیکیورٹی سے ہوتا ہے جسے حادثاتی نقصان سے بچنے یا مناسب منافع کیلئے مارکیٹ میں لایا جائے مگر سرعت سے فروخت نہ ہو سکے۔

3-**مارکیٹ رسک**: اس کا تعلق مارکیٹ کے دباؤ سے سرمایہ کاری یا تجارتی پورٹ فولیو کی مالیت میں کمی بیشی سے ہوتا ہے جو مارکیٹ پر اثر انداز ہونے والے عوامل سے وقوع پزیر ہوتی ہے۔

4-**آپریشنل رسک**: یہ رسک بینکاری کے کاروبار کے عملی آغاز کے ساتھ ہی معرض وجود میں آجاتا ہے۔

5-**شہرت رسک**: اس کا تعلق بینکاری کی اچھی شہرت اور اعتماد کی فضا سے ہوتا ہے۔

6-**میکرواکنامک رسک**: اس رسک کا تعلق ان مجموعی معاشی حالات سے متعلق ہوتا ہے۔

اسلامی بینکاری کا مفہوم اور ضرورت و اہمیت

اسلامی بینکاری کو انگریزی میں Islamic banking جبکہ عربی میں 'المصرفیۃ الاسلامیہ' سے موسوم کیا جاتا ہے۔فقہ اسلامی میں مروجہ بینکاری کی نظیر نہیں ملتی مگر جمہور علماء کے نقطۂ نظر سے اسلامی معیشت کے

اصولوں میں اس قدر وسعت اور گنجائش موجود ہے کہ مروجہ بینکاری کو اسلام کے سانچے میں ڈھال کر اسلامی بینکاری کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے-ان علماء کی رائے میں اسلامی بینکاری سے مراد بینکاری کا ایسا نظام ہے کہ جس میں بینکاری کے تمام امور و معمولات اسلامی شریعہ کے مطابق انجام پذیر ہوں-چنانچہ اس نظام بینکاری میں بینک اور گاہک کے درمیان طے پانے والے معاہدات و معاملات کی انجام دہی کیلئے لازم ہے کہ ان کی تکمیل میں شریعت کے اصولوں کی پاسداری کی گئی ہو-[52] یا پھر اس مراد ایسا نظام بینکاری ہے جو اسلام کے فلسفہ و ثقافت اور اسلامی اقدار سے ہم آہنگ ہو۔اس میں طے پانے والے امور و معمولات اسلامی شریعہ کے اصول و ضوابط کے ماتحت و تابع ہوں اور اسے درپیش خطرات و تنظیم سازی کیلئے عصر حاضر کے مروجہ اچھی حکمرانی کے اصولوں کو استعمال کیا گیا ہو-[53]

انسانی معاشرے میں ارتقائی عمل[54] سے گزرنے کے بعد مروجہ بینکاری مالیاتی لین کیلئے اہم ترین ضرورت کا درجہ اختیار کر چکی ہے-اس اہم کاروبار کے کثیر جہتی وظائف وخدمات کے باعث اب کسی بھی شخص کیلئے بینکوں کے بغیر کاروبار اور لین دین کرنا انتہائی مشکل ہوگیا ہے بالخصوص نائن الیون کے بعد عالمی مالیاتی لین دین کو بینکوں کے توسط سے انجام دینا مجبوری بنادیا گیا ہے-اب بینکاری قوانین میں اس قدر سختی لائی جاچکی ہے کہ اپنے خالص اثاثوں کے انتقال پر بھی بعض دفعہ کئی غیر متوقع سوالات کے جوابات دینے پڑتے ہیں-مزید براں آج کے پر فتن حالات میں اپنی بچت یا زائد رقم کی حفاظت، انتقال، وصولی اور دیگر لین دین میں بینک محفوظ ترین مقامات ہیں بالخصوص بین الاقوامی تجارت کے حوالے سے کوئی تاجر اب بینکوں سے مستغنی نہیں ہو سکتا-اس کے علاوہ یہ بینک منتشر بچتوں کو جمع کر کے انہیں قومی ترقی میں لگانے کا اہم ذریعہ ہیں-گویا اب بینک کے بغیر زندگی کا تصور ناممکن نہ سہی تو مشکل ترین ضرور بن چکا ہے-اس پس منظر میں اسلامی بینکاری مسلمان معاشروں کی بہت بڑی ضرورت بن کر سامنے آئی ہے-اسلامی نقطۂ نظر سے مروجہ بینکاری میں کئی قباحتیں پائی جاتی ہیں جن کو دور کئے بغیر اسلامی بینکاری کا وجود ممکن نہیں ہے کیونکہ بلا سود بینکاری اور اسلامی بینکاری باہم ایک شے نہیں ہیں بلکہ مؤخرالذکر کا مفہوم کہیں وسعت کا حامل ہے[55]-

مروجہ بینکاری کے سلبی پہلوؤں کے باوجود اس کی عملی اہمیت کے پیش نظر علماء اسلام نے کئی شرعی تحفظات کے ہوتے ہوئے بھی عوام الناس کو حرج سے نکالنے کیلئے بینکوں سے مشروط انداز میں کرنٹ اکاؤنٹ کے ذریعے معاملات کرنے کا فتوی دیا-مروجہ بینکاری کے انسانی زندگی میں بڑھتے ہوئے دخول کے پیش نظر علماء و مفکرین اسلام نے اس کے اسلامی متبادل کیلئے کام شروع کر دیا جس کو عالم اسلام کے اکثر دینی حلقوں میں تحسین کی نگاہ سے دیکھا گیا-چنانچہ پاکستان سمیت تمام اسلامی ریاستوں کے معرض وجود میں آنے کے بعد امید واثق تھی

کہ اس سمت میں عملی پیش رفت میں نہ صرف مزید آسانیاں ہوں گی بلکہ یہ کام انتہائی سرعت سے آگے بڑھایا جائے گا۔استعمار سے آزادی کے باوجود اب تک کسی بھی مسلمان ریاست نے حکومتی سطح پر اقامت دین کے احیاء کی کوشش نہیں کی جس کی بنا پر کوئی مسلم ملک صحیح معنوں میں اسلامی ریاست نہیں بن سکا۔ یہاں نہ صرف استعماری نظام کی باقیات کا تاحال خاتمہ نہیں کیا جاسکا بلکہ اس عدم توجہی کے باعث عالم انسانی میں کہیں بھی صحیح اسلامی معاشرے کے خدوخال کا مشاہدہ نہیں کیا جاسکتا۔

اس تناظر میں عالم اسلام کے جمہور علماء [56] نے اس کام کا بیڑہ اٹھایا۔ان کے سامنے فقط تین راستے رہ گئے تھے [57]، یہ کہ خود کو اس نظام سے الگ تھلگ کرلیں، یہ کہ اسی نظام کا حصہ بن کر اسے خوش آمدید کہہ دیں اور یہ کہ انسانی زندگی میں اس کے دخول کے پیش نظر حرج کو دور کرنے کیلئے اس کا متبادل نظام وضع کریں۔ درحقیقت پہلی صورت کو اسلام کے آفاقی و حرکی مزاج سے فرار ہے [58] جبکہ دوسری بات مسلمانوں کے اعتقاد سے میل نہیں کھاتی [59]، البتہ آخری صورتحال اسلام کے مزاج سے مطابقت رکھتی ہے کیونکہ اسلامی معاشی اصولوں سے اس کا حل ممکن تھا [60] جس سے نہ صرف مسلمانوں کی معاشی ضروریات کی تکمیل ممکن تھی بلکہ انہیں اللہ تعالی اور رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کی کیفیت سے بھی نکالا جاسکتا تھا۔تاریخ شاہد ہے کہ سود انسانی معیشت و معاشرت کیلئے زہر قاتل رہا ہے۔ اسلام نے اسے فقط حرام ہی قرار نہیں دیا بلکہ تجارت کی صورت میں اس کا نعم البدل بھی دیا ہے [61]۔ اسلامی نقطۂ نظر سے جہاں زنا کا عموم معاشرتی بگاڑ کا اظہار ہے وہیں سود کا رواج اقتصادی بگاڑ کا مظہر ہے [62]۔ مروجہ بینکاری ایک اہم ترین ضرورت کا مقام حاصل کرچکی ہے ۔ بینکوں کا ایک اہم وظیفہ لوگوں کی متفرق بچتیں جمع کرنا ہے جسے ملک کی صنعت و تجارت میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ [63] گویا مروجہ بینکاری میں فقط سودی لین دین حرام و مضر ہے [64]۔ جمہور علماء کے نقطۂ نظر سے وہ اس اہم جدید کاروبار کا اسلامی متبادل دینے کے مکلّف ہیں تاکہ مروجہ بینکاری کو سود سے نکال کر شراکت و مضاربت پر لایا جائے [65] اور جدید نسل کو اس وہم باطل سے بچایا جائے کہ اسلام عصر حاضر کی مشکل کشائی سے قاصر ہے۔ [66] بلاشبہ فقہ اسلامی کا عظیم ذخیرہ [67] اس کا متبادل دینے کی بدرجہ اتم صلاحیت رکھتا ہے، کیونکہ 1400 سال پہلے مشارکہ و مضاربہ اور قرض حسنہ پر مبنی اسلامی بینکاری کے حقیقی ماڈل سے عالم انسانی متاثر ہوئی۔ [68] درحقیقت خلافت راشدہ میں قائم ہونے والا بیت المال آج کے مرکزی بینکوں سے زیادہ وسیع وظائف و خدمات کا حامل تھا [69]۔

اسلامی بینکاری میں فنانسنگ کے اہم آلات

اسلامی بینک کئی پراڈکٹس اور خدمات مہیا کررہے ہیں جن میں سے درج ذیل آلات زیادہ اہم ہیں: [70]

1-**شراکت** (Musharakah): شراکت[71] اسلامی فنانسنگ کا بنیادی آلہ ہے لیکن اس کا حصہ بوجوہ بہت کم ہے۔ دو یا زیادہ فریقوں کا باہم سرمایہ ملا کر کاروبار کرنا شرکہ کہلاتا ہے۔ نفع ہو تو اسے شراکاء کے مابین پہلے سے رضا مندی سے متعین شرح کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے۔خسارہ ہو تو شراکاء کے سرمایہ کی نسبت سے ہر فریق کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔مالی شراکت کے علاوہ دیگر قسم کی شراکت داری[72] بھی ہو سکتی ہے۔

2-**مضاربت** (Mudarabah): اسلامی بینکوں میں فنانسنگ کا دوسرا بنیادی آلہ ہے۔ بینک عموماً بحیثیت مضارب کام کرتا ہے۔لوگ بھی بینک سے مضاربت پر فنانسنگ کرتے ہیں۔ سرمایہ ایک فریق کا جبکہ دوسرے فریق کی محنت ہوتی ہے۔ نفع ہو تو پہلے سے باہمی رضا مندی سے طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے۔ خسارہ ہو تو تمام خسارہ سرمایہ دار فریق کا ہو گا جبکہ دوسرے فریق کی محنت ضائع ہو گی۔[73]

3- **مرابحہ** (Murabaha): اس مخصوص تجارت[74] کو علماء نے چند شرائط کے ساتھ فنانسنگ میں استعمال کی اجازت دی ہے۔ اسے اثاثہ و جائیداد کے لیے مالیات کی فراہمی، مائیکرو فنانس اور اشیاء کی درآمد و برآمد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ بیع مرابحہ مؤجل[75] میں گاہک بینک سے مطلوبہ شے خریدنے کو کہتا ہے ۔اسلامی بینک تجارتی ادارہ سے معاہدہ کرتا ہے اور شے کی ملکیت بینک کے نام منتقل ہو جاتی ہے۔ وہ شخص یا ادارہ وہ چیز طے شدہ اضافی قیمت بشمول اخراجات و منافع، مقررہ وقت کی شرط پر اسلامی بینک سے ادھار خرید لیتا ہے۔ قیمت تاخیر کی وجہ سے یہ بیع مؤجل کہلاتی ہے اور شے کی قیمت خرید و معلوم منافع کی بنا پر بیع مرابحہ کہلاتی ہے۔[76]

4-**اجارہ** (Leasing): اسلام نے انسانی ضرورت کی بنا پر اس کی کچھ شرائط کے ساتھ اجازت ہے۔ بینک کسی کو مطلوبہ شے خرید کر اپنی ملکیت میں لاتا ہے۔[77] پھر اسے اس شخص یا ادارے کو متعین کرایہ پر دے دیتا ہے۔

5- **بیع سلم** (Salam): اس خصوصی بیع کی علماء نے کڑی شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے۔ یہ بہترین اسلامی طریقہ تمویل ہے جو کاشتکاروں اور مینوفیکچررز کی مالی ضروریات پورا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔

6-**استصناع** (Istisna'a): فقہ میں یہ کسی ایسی چیز پر عقد ہے جو ذمہ میں ہو جس پر عمل کرنا مشروط ہو[78] اور متعین صفات کی حامل چیز کو بنوانا مقصود ہو[79]۔اس میں تیار کنندہ شے کو تیار کرنے کی ذمہ داری قبول کر کے بیع کرتا ہے ۔ یہ معدوم کی بیع ہونے کے ناطے ناجائز ہونی چاہئے[80] مگر عرف عام کی وجہ سے جائز قرار دی گئی ہے[81]۔

7-**صکوک** (Sakuk): سود کے متبادل ان اسلامی بانڈز پر یکساں اصول اور قواعد و ضوابط نہیں بن سکے۔[82]

مروجہ واسلامی بینکاری کرنے والے چند پاکستانی بینکوں کا تعارف

پاکستان بینکس ایسوسی ایشن[83] کے اکیس بینک متوازی بینکاری کررہے ہیں جن میں سے چند اہم درج ذیل ہیں۔

1- **نیشنل بینک آف پاکستان**: پاکستان کا یہ سب سے بڑا کمرشل بینک 1949 میں سرکاری معمولات کیلئے اسٹیٹ بینک کے ایجنٹ کی حیثیت سے قائم ہوا[84]، 129 شاخوں نے اعتماد کے نام سے اسلامی بینکاری شروع کررکھی ہے۔[85] مفتی احسان وقار[86] بینک کے شریعہ ایڈوائزری بورڈ[87] کے چیئرمین ہیں۔

2- **حبیب بینک لمیٹڈ**: پاکستان کا نجی سطح پر سب سے بڑا بینک[88] 1941 میں قائم ہوا۔ ملکی و بین الاقوامی سطح پر 1600 سے زائد شاخیں کام کررہی ہیں۔ قومی سطح پر یہ دوسرا بڑا اسلامی بینکاری نیٹ ورک 45 شاخوں اور 494 ونڈوز سے اسلامی بینکاری کی سہولت مہیا کررہا ہے۔[89] مفتی عصمت اللہ[90] اس کے شریعہ ایڈائزر ہیں۔

3- **الائیڈ بینک لمیٹڈ**: یہ Australasia بینک کے نام سے 1942 میں شروع ہوا، 1974 میں الائید بینک آف پاکستان جبکہ 2005 میں الائیڈ بینک لمیٹڈ بنا۔ اس کے ہزار شاخوں کے نیٹ ورک[91] میں سے 77 شاخیں اسلامی بینکاری کررہی ہیں۔[92] مفتی احسان وقار شریعہ بورڈ کے چیرمین ہیں۔

4- **بینک آف پنجاب**: اس کا قیام بینک 1989 میں عمل میں لایا گیا, ستمبر 1994 میں شیڈولڈ بینک بنا۔ چار سو سے زائد شاخوں[93] میں سے 48 شاخوں میں اسلامی بینکاری[94] اور پنجاب مضاربہ سے مضاربت کی جارہی ہے۔[95] جناب مفتی محمد زاہد صاحب[96] شریعہ بورڈ کے چئرمین ہیں۔

5- **بینک آف خیبر**: یہ بینک 1991 میں قائم ہوا اور 1994 میں شیڈولڈ بینک بنا۔ یہ 77 شاخوں سے اسلامی بینکاری کررہا ہے۔ مفتی محمد زاہد شریعہ بورڈ کے چیرمین ہیں۔[97]

پاکستان میں قائم مکمل اسلامی بنکوں کا تعارف

اب تک پانچ مکمل اسلامی بینک اسٹیٹ بینک سے لائسنس حاصل کرچکے ہیں جن کا تعارف حسب ذیل ہے:

1- **میزان بینک لمیٹڈ**: پاکستان کا پہلا اور سب سے بڑا اسلامی بینک[98]، 2002 میں قائم ہوا، 571 شاخوں میں اسلامی بینکاری کی خدمات فراہم کررہا ہے-[99] پاکستان میں آٹھویں بڑے نیٹ ورک میں پراڈکٹ (Development) اور شریعہ سے ہم آہنگی کے مخصوص شعبے ہیں[100]- جسٹس ریٹائرڈ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی چیئرمین شریعہ بورڈ ہیں-

2- **بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ**: پاکستان کا دوسرا بڑا اسلامی بینک[101] اکتوبر 2004 کو معرض وجود میں آیا اور اپریل 2006 میں کمرشل معمولات کا آغاز کیا-[102] اس کی 204 شاخوں میں سے تیس فیصد دیہی علاقوں میں کام کررہی ہیں- پاکستان کا یہ بہترین (Sukuk House)[103] بذات خود بڑے کاروبار قائم کررہا ہے[104]- مفتی ارشاد احمد اعجاز[105] شریعہ ایڈوائزر ہیں-[106]

3- **دوبئی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ**: اس نے 2005 کو کام کا آغاز کیا-[107] سیکیورٹی اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان سے جنوری 2006 کو کاروبار کی سند عطا ہونے کے بعد اس نے مارچ 2006 میں بطور شیڈولڈ بینک آپریشنز کا آغاز کیا- اس کی 200 شاخوں میں شریعہ کی راہنمائی میں[108] انقلابی پراڈکٹس پیش کئے جارہے ہیں-[109] ڈاکٹر مفتی حسین حامد حسن[110] چیئرمین شریعہ بورڈ ہیں-[111]

4- **البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ**: یہ البرکہ اسلامک بینک پاکستان[112] اور Emirates Global Islamic Bank کے ادغام[113] سے 2010 میں قائم ہوا-[114] برج اسلامی بینک کے نومبر 2016 سے ضم ہوجانے سے اس کی 224 شاخیں[115] کام کررہی ہیں- جسٹس ریٹائرڈ خلیل الرحمان خان[116] شریعہ بورڈ کے سربراہ ہیں-

5- **ایم سی بی اسلامی بینک لمیٹڈ**: یہ پانچواں مکمل اسلامی بینک ستمبر 2015 میں قائم ہوا- اس کی 66 سے زائد شاخیں اسلامی پراڈکٹس کی وسیع اقسام پیش کررہی ہیں-[117] مفتی منیب الرحمٰن[118] صاحب شریعہ بورڈ کے سربراہ ہیں-

پاکستان میں اسلامی بینکاری کے امکانات و مستقبل

مروجہ بینکاری عصر حاضر کی ایک اہم ضرورت بن جانے کے باوجود عالم اسلام میں اس کی ترویج میں بڑی رکاوٹ سود ہے- عالم اسلام میں اس کے قابل عمل حل کیلئے بڑی سنجیدہ کوششوں کی ضرورت تھی مگر بدقسمتی سے نہ تو مسلمان حکومتوں نے کھلے ذہن سے ربوا کے خاتمہ کو ملی فریضہ سمجھا اور نہ ہی دیگر طبقات اس سمت کوئی ٹھوس عملی اقدام کرسکے[119] درحقیقت پاکستان سمیت بیشتر مسلم ممالک میں اس راستے میں روڑے اٹکائے گئے[120] مگر خوش قسمتی سے 1963 میں مت غمر سوشل بینک[121] کی کامیابی نے عالم اسلام کے علما مفکرین اور اہل ثروت طبقہ کی توجہ اسلامی بینکاری کے عملی پہلو کی طرف مبذول کرادی- چنانچہ اس کے نتیجہ میں

1975 میں دبئ اسلامی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک کا باقاعدہ آغاز کیا گیا جس کے بعد عالم اسلام میں اسلامی بینکوں کے قیام کا سلسلہ شروع ہوا جو آج تک جاری و ساری ہے[122]، باوجودیکہ مسلم ریاستوں کی طرف سے عدم سرپرستی نے اس عمل کو بہت حد تک جمود کا شکار بنا رکھا ہے[123]۔ مگراس کے باوجود گذشتہ چار عشروں میں نجی سرپرستی میں اسلامی بینکاری و مالیات کے شعبہ میں عالمی سطح پر بہت پیش رفت ہوئی ہے اور یہ قافلہ بہت سبک رفتاری سے آگے کی طرف رواں دواں دکھائی دے رہا ہے۔

اسلامی بینکاری اپنی فطری خوبصورتی کی بناپر مسلم و غیر مسلم ممالک میں پھیلتی جارہی ہے[124]۔ مغربی دنیا میں محدود سرمایہ کاری کے باوجود اس کی ترقی کے بڑے روشن امکان ہیں۔ لندن مارکیٹ میں اسے پالیسی اور ٹیکس مراعات دی گئی ہیں۔ عالمی بینک ایچ ایس بی سی، سٹینڈرڈ چارٹرڈ، ڈاٹشے بینک، سٹی بینک وغیرہ اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔عالمی بینک اور انٹر نیشنل مانیٹرنگ فنڈ (آئی ایم ایف) نے اسلامی بینکاری کے حوالے سے باقاعدہ تحقیقی ڈویژن قائم کر رکھے ہیں۔اس وقت برطانیہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ، فرانس، جرمنی سمیت دنیا کے دیگر اہم ممالک اسلامی بینکاری سے استفادہ کی دوڑ میں شامل ہیں۔ یہاں تک کہ اب بھارت جیسا شدت پسند ملک بھی اسلامی بینکاری کو اختیار کرنے کے بارے میں انتہائی عمیق گہرائی سے غور و فکر کررہا ہے۔عالمی سطح پر اسلامی بینکوں کی کنزیومر فنانسنگ مصنوعات میں جدت لائی جارہی ہے جس کی بناپر اب یہ بینکاری 70 سے زائد مسلم و غیر مسلم ممالک میں پھیل چکی ہے ۔ خلیجی ممالک میں سے بحرین اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں ملائشیا سب سے آگے ہے۔

جنوب ایشیائی ممالک میں پاکستان، ایران اور سعودی عرب اسلامی مالیات کے بانیوں میں سے ہیں[125]۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری کاآغاز 1980 کی دہائی میں ہوا۔اسٹیٹ بینک ہوم ورک نہ ہونے اور حکومتی عجلت پسندی نے اس اہم کام کو ناکامی سے ہمکنار کردیا۔اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری کے اوپراڈکٹس کے بارے علماء سے مشاورت تک گوارانہ کی اور نہ اسلامی بینکاری کے معمولات کی جانچ پڑتال کیلئے کسی شریعہ ایڈوائزر کی تقرری کو مناسب خیال کیا۔اس بناپر ان بینکوں کے معمولات فقط الفاظ کی تبدیلی کے علاوہ مروجہ سودی بینکاری کا ملغوبہ ہی دکھائی دینے لگے۔علما اور اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے بار بار درستگی کے اقدامات لینے کے مشوروں سے درخود اعتناء نہ جانا گیا۔چنانچہ 1990 میں اس ریاستی اقدام کو فیڈرل شریعت کورٹ میں چیلنج کردیا گیا۔ فاضل عدالت نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد نومبر 1991 میں اس نظام اسلامی بینکام کو اسلام سے متصادم قرار دیتے ہوئے حکومت کو درست اقدامات لینے کا پابند بنایا۔حکومت نے عدالتی احکامات پر عمل درآمد کی بجائے سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ سے رجوع کرلیا۔

تقریباً نو سال کے التوا کے بعد سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ نے 1999 کے آغاز میں سماعت کا آغاز کیا اور ایک طویل سماعت کے بعد فیڈرل شریعت کورٹ کا فیصلہ برقرار رکھا۔فاضل بینچ نے حکومت کو اسلامی معیشت اور اسلامی بینکاری کے جلد قیام کا حکم دیا۔حکومت نے ابتدا میں اس فیصلے کو قبول کیا مگر دو سال بعد اس کے خلاف اپیل کر دی۔صدر مشرف کے جاری کردہ پی سی او کے تحت قائم ہونے والے نئے بینچ سے حکومت مرضی کا فیصلہ لینے میں کامیاب ہو گئی۔چنانچہ اس بینچ نے پہلے دونوں فیصلوں کو منسوخ کرتے ہوئے مقدمہ از سر نو سماعت کیلئے وفاقی شریعت کورٹ کو بھیج دیا۔البتہ ایک بات کسی حد تک مستحسن ہے کہ حکومت نے نجی شعبہ میں اسلامی بینکوں کے قیام کے ساتھ مروجہ بینکوں کو اسلامی بینکاری کی شاخیں قائم کرنے کی اجازت دے دی۔ اس مقصد کیلئے اسٹیٹ بینک میں اسلامک بینکنگ ڈویژن کے نام سے ایک خود مختار شعبہ بھی کام کر دیا جو اسلامی بینکاری سے متعلق ریگولیٹری اور لیگل معاملات کا ذمہ دار ہے۔اس نئے ڈویژن نے انتہائی محنت سے 2002 سے اسلامی بینکاری سے متعلق معمولات اور معیار سازی جیسے اہم کام مکمل کرنے کے بعد اسلامی بینکاری کیلئے باقاعدہ لائسنس جاری کرنا شروع کر دیئے۔[126]

میزان اسلامی بینک کو اولین اسلامی بینک ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس وقت پاکستان میں پانچ مکمل اسلامی بینک کام کر رہے ہیں جن کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے۔ان کے علاوہ چودہ مروجہ بینک متوازی بینکاری کر رہے ہیں۔ان بینکوں کی اسلامی بینکاری کی خدمات مہیا کرنے کیلئے مخصوص شاخیں قائم ہیں جن میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔اس وقت مکمل اسلامی بینکوں اور مروجہ بینکوں کی مخصوص اسلامی بینکاری شاخوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ان بینکوں کی شاخوں کا زیادہ تر ارتکاز شہری علاقوں کی طرف ہے جبکہ دیہاتی آبادی ان سے استفادہ نہیں کر پا رہی۔ان شرح نمو اپنے قیام سے 25٪ سے زائد تک چلی آ رہی ہے اور اب تک ان کا بینکاری کی مارکیٹ میں 10٪ سے زیادہ حصہ ہو چکا ہے[127]۔اس نئے بینکاری نظام کے قیام کے سلسلے میں یہ اعتراف ضروری ہے کہ اسٹیٹ بینک نے 1980 کی دھائی کے تجربے سے سبق سیکھا ہے جس کی بنا پر اس نئے بینکاری نظام پر علماء کی جانب سے نسبتاً بہت کم تحفظات سامنے آئے ہیں۔

بلاشبہ 2008 میں کئی اہم اور جید پاکستانی علماء و مفتیان کی جانب سے آنے والے مشترکہ فتویٰ سے موجودہ اسلامی بینکاری نظام کو ایک بڑا دھچکا لگا۔اس فتویٰ میں انتہائی شدت سے نئے بینکاری نظام کو مروجہ بینکاری سے بھی بدترین کہا گیا مگر اس کے بعد مجوزین اور معترضین علماء کی جانب سے آنے والے تحقیقی مقالات سے یہ بات واضح ہوتی گئی کہ یہ فتویٰ گو کہ انتہائی مؤقف کا حامل ہے مگر مجوزین نے بھی تسلیم کیا کہ اس نئے اسلامی بینکاری نظام میں کئی امور قابل اصلاح ہیں۔اس صورتحال کو اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے بھی سنجیدگی سے لیا

اور ان اعتراضات کو دور کرنے کیلئے ایک قابل عمل پانچ سالہ ترجیحاتی منصوبہ تیار کیا جس میں ان اعتراضات کو دور کرنے کا طریقۂ کار اور لائحہ عمل پیش کیا-اس کے بعد سے علماء کے مابین اس نئے اسلامی بینکاری نظام پر اعتراضات کا سلسلہ تھم گیاہے-اب ملک کی اہم ترین جامعات میں اسلامی بینکاری کیلئے ڈگری کورسز شروع ہوچکے ہیں-اسٹیٹ بینک نے نیشنل انسٹیٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس میں اپنے طور پر ان بینکوں کے عملے کیلئے تربیتی پروگرام شروع کر دیئے ہیں-[128] عوام میں آگاہی کیلئے الیکٹرانک میڈیا پر وگرام پیش کئے جارہے ہیں- جس سے اس نئے اسلامی بینکاری نظام پر لوگوں کا اعتماد بحال ہونا شروع ہو گیا-

اسٹیٹ بینک نے اپنے پانچ سالہ منصوبے میں نہ صرف اسلامی بینکاری کی سہولت اب دیہی علاقوں تک پھیلانے کی طرف توجہ مبذول کئے ہوئے ہے تاکہ کاشتکار طبقے کو سلم سے قرضے دے کرزراعت کو ترقی دی جاسکے بلکہ اس کے ساتھ درمیانے اور چھوٹے تاجر طبقے اور کاروباری حضرات کیلئے استصناع اور دیگر پراڈکٹس سامان کی دستیابی آسان بناکر تجارت اور ہنر کو ترقی دی جاسکے-اس کے علاوہ دیگر گئی شعبہ جات مثلاریئل اسٹیٹ اور مکانوں کی تعمیر[129] میں سرمایہ کاری کیلئے حکمت عملی تیار کی جارہی ہے-اسلامی بینکوں کیلئے نقد رقوم کی دستیابی[130]، کائبور انڈکس چھٹکارے اور دوہرے ٹیکسوں سے بچاؤ کیلئے ضروری اقدامات کئے جارہے ہیں- ان جیسے کئی دیگر اقدامات بھی نفاذ کے مراحل میں ہیں جن سے پاکستان میں اسلامی بینکاری کا نیٹ ورک وسیع ہونے کے ساتھ ان کی سہولیات بہتر بنانے میں مدد ملے گی جس سے ان کی نفع پذیری کے مسلسل رجحان میں مزید اضافے کی توقعات ہیں-ان شواہد کی بناپر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ پاکستان سمیت پوری دنیا میں اس صنعت کا مستقبل انتہائی روشن اور تابناک ہے[131]-

حوالہ جات وحواشی

1- اٹلی کے صوبہ فریزی کا دارالحکومت ہے-یہ شہر روم کے شمال مغرب میں 145 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے-

2- ادب وفنون لطیفہ کا مجلّہ Notes and Queries، 1849 سے لندن سے بطور سہ ماہی مجلّہ چھپ رہا ہے-
http://www.oxfordjournals.org/our_journals/notesj/about.html

3- United Dominions Trust Ltd v Kirkwood, 1966, English Court of Appeal, 2 QB 431

4- Muhammad Ayub, Understanding Islamic Finance, John & Willey Sons Ltd., England, 2007.pp:180

5- جو اپنی بچتوں کی حفاظت یا محفوظ ترسیل کیلئے گاہک بنتے ہیں اور کم سرمایہ کے حامل ہونے کی بناپر پراجیکٹ کی تکمیل یا سرمایہ ہونے کے باوجود پراجیکٹس کی توسیع کیلئے مزید سرمایہ کے ضرورت مند ہونے کے باعث گاہک بنتے ہیں-

6- Muhammad Ayub, Understanding Islamic Finance, pp:180

7- انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا: ج: 3، ایڈیشن: 15، مادہ بینک

8- Banking Act, Revised Edition, The Law Revision Commission Under The Authority Of The Revised Edition of Laws Act (Chap 275), Informal Consolidation:Version In Force From 1/7/2015, pp:06

9- بینک کیلئے گاہک یا کسٹمر سے مراد ہر وہ شخص یا ادارہ ہے جس کا اکاؤنٹ وہ اپنے ساتھ کھولنے پر رضامند ہو جاتا ہے-

10- Hong Kong Banking Ordinance, Ch 155, Gazette # ER I of 2013,Section 2, Interpretation, version 25-04-2013, Hong Kong,pp:02

11- مالیاتی اداروں سے مراد ایسے ادارے ہیں جو کسی نہ کسی طرح کا مالیاتی لین دین کرتے ہیں- مالیاتی لین دین کئی اقسام کے ہوتے ہیں مثلاً سرمایہ کاری کرنا، قرض لینا دینا، رقوم جمع کرانا یا وصول کرنا، بیمہ، خرید و فروخت وغیرہ-

12- Shakil Faruqi, Glossary Banking & Finance, Institute of Bankers Pakistan, pp:192

13- Glossary Banking & Finance, pp:792

14- Glossary Banking & Finance, pp:378

15- Glossary Banking & Finance, pp:34 ،130

16- Glossary Banking & Finance, pp:686

17- http://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/retail-bank

18- Glossary Banking & Finance, pp:166

19- امریکہ میں 1929-1993 کے دوران پیش آنے والے مالیاتی بحران (Great Depression) سے امریکہ کے تقریباً 5000 کمرشل بینک ناکامی کا شکار ہوئے- حکومت نے بینکوں میں کیلئے جو اصلاحات کیں وہ (The Glass-Steagall Act) کے توسط سے کی گئیں- چنانچہ اس ایکٹ کے تحت کمرشل بینکوں کو کارپوریٹ سطح پر انویسٹمنٹ سے روک دیا گیا- امریکی کانگریس نے 1933 میں ایکٹ پاس کیا اور صدر روزویلٹ نے اس پر دستخط کئے-

http://topics.nytimes.com/top/reference/timestopics/subjects/g/glass_steagall_act_1933/index.html

20- http://www.businessdictionary.com/definition/retail-banking.html

21- سرمایہ حد کا فرق مختلف بینکوں کے مالیاتی حالات، وسائل کی دستیابی اور ملکی قوانین کے باعث ہو سکتا ہے-

http://financial-dictionary.thefreedictionary.com/Private+Banking

22- Glossary Banking & Finance, pp:406

23 http://financial-dictionary.thefreedictionary.com/Investment+banking

24- http://financial-dictionary.thefreedictionary.com/Unit+Banking

25- Glossary Banking & Finance, pp:800

26- Glossary Banking & Finance, pp:82

27- http://financial-dictionary.thefreedictionary.com/Branch+Bank

28- Glossary Banking & Finance, pp: 348

29- Glossary Banking & Finance, pp:596

30- Glossary Banking & Finance, pp:250

31- Glossary Banking & Finance, pp:770

32- Glossary Banking & Finance, pp:-134 ،130

33- http://www.businessdictionary.com/definition/project-financing.html

34- Glossary Banking & Finance, pp:694

35- http://www.investopedia.com/terms/r/revolvingcredit.asp

36- اکاؤنٹ کھولنا، چیک بکس کا اجراء، بینک ڈرافٹ کی دستیابی، کریڈٹ کارڈز کا اجرا، انٹرنیٹ بینکاری کی سہولت وغیرہ

37- Glossary Banking & Finance, pp:186 ، Understanding Islamic Finance, pp:182

38- Glossary Banking & Finance, pp:706 ، Understanding Islamic Finance, pp:182

39- Understanding Islamic Finance, pp:182

40- Glossary Banking & Finance, pp:510

41- Glossary Banking & Finance, pp: 174

42- Glossary Banking & Finance, pp:122

43- Glossary Banking & Finance, pp:192

44- Glossary Banking & Finance, pp:480

45- اسے سرمایہ کی ضرورت کا ضابطہ کہا جاتا ہے- بینک کو یہ ضابطہ سرمایہ کاری کیلئے ڈھانچہ مہیا کرتا ہے-

46- Glossary Banking & Finance, pp:112

47 - http://www.businessdictionary.com/definition/cash-management.html

48- http://financial-dictionary.thefreedictionary.com/Cash+management

49- اثاثہ کی بیع اور سرمایہ کی درجہ بندی ایک سائنس بن چکی ہے جس سے بینک پوری طرح استفادہ کرتے ہیں-

50- http://www.businessdictionary.com/definition/capital-growth.html

51- Journal of Banking & Finance,Vol: 36, Issue:9, Elsevier, The Netherlands, 2012, pp.: 2552–2564

52- http://www.sbp.org.pk/departments/ibd.htm

53- http://www.sbp.org.pk/departments/ibd.htm

54- تجارتی بینکوں کی گزشتہ دواڑھائی صدیوں میں صنعتی انقلاب کے ساتھ تیزی سے نشوونما ہوئی-

55- بلاسود بینکاری میں سود کا عنصر خارج ہوتا ہے لیکن حلال وحرام اور مقاصد شریعہ کی تکمیل ضروری نہیں ہوتی-

56 - ایک اہم اکثریتی طبقہ ہونے کے ناطے امت کے اس جید طبقے کو جمہور علماء و مفکرین سے موسوم کیا گیا ہے-

57 - اسلامی بینکاری کے حوالے سے علماء عمومی طورپر تین قسم کی آراء کے حامل رہے ہیں- علماء کی ایک انتہائی قلیل تعداد جو جامعہ الازہر مصراور مغربی سوچ سے مرعوب ہے بینکوں کے انٹرسٹ کو سود تصور نہیں کرتی اور ان سے بلاکراہت معاملات کرنے کے حق میں رہی ہے- ان کے بالمقابل علماء کا ایک اہم طبقہ ان کے اسلامی حل کو محال یا غیرضروری خیال کرتا ہے اور کسی اضطراری صورتحال کے بغیر ان سے معاملات کرنے کو درست خیال نہیں کرتا- علماء کی ایک بڑی اکثریت مروجہ بینکاری کو تو ناجائز خیال کرتی ہے مگر ان کی افادیت کی بھی انکاری نہیں -ان کے نقطۂ نظر سے یہ

انسانی ضرورت کے ضمرے میں شامل ہیں۔ جس کی بنیاد پر وہ اس میں سود اود دیگر غیر شرعی امور کو نکال کر انہیں اسلامی شریعہ سے ہم آہنگ بنانے کے حق میں رہے ہیں۔ یہ رائے دراصل استحسان پر محیط ہے کیونکہ انہوں نے قریب قیاس (سودی اداروں سے لا تعلق ہو جانے) کو رد کر کے، بعید قیاس (امت کو عالمی معاملات سے کٹ جانے سے روکنے) کو اختیار کرتے ہوئے ان کے اسلامی حل کو ضروری سمجھا ہے۔ اول طبقے نے اجتہادی ٹھوکر کھائی ہے اور انٹرسٹ اور سود کا فرق نہیں سمجھ سکا۔ دوسرے طبقے نے بلا شبہ سود اور انٹرسٹ کو ایک نہ سمجھ کر سواد اعظم کے نقطۂ نظر کی ترجمانی کی ہے مگر ان کی اہمیت اور افادیت کو نظر انداز کرتے ہوئے ان سے دور رہنا مناسب سمجھا ہے۔ آج کی دنیا میں معیشت باہم جڑی ہوئی ہے جس میں مسلمان کسی طرح کٹ کر نہیں رہ سکتے۔

58- بین الاقوامی ضوابط کے باعث کاروبار کو بینکوں کے توسط کے بغیر کرنا ناممکن ہو چکا ہے۔ اسلامی کا آفاقی نظریہ ہر زمانے کے مسائل کا حل دینے کا داعی ہے۔ اسلام کے حرکی اصول مسلمانوں کو اس تکلیف سے نکالنے کے متقاضی ہیں۔

59- یہ نہ صرف سودی نظام کو دوام بخشتا ہے بلکہ سود کی حرمت کے احکامات میں دنیوی و دینوی زندگی کی ناکامی بھی ہے۔

60- اسلام بینکاری و عصری معاشی مسائل کا جامع حل قرآن وسنت اور فقہ کے اصولوں کی بنیاد پر فقہ کی مستند کتب سے اخذ کرنا مشکل نہیں ہے۔ دراصل اسلام نے حرام کردہ ہر شے کا متبادل حلال اشیاء کی شکل میں دیا ہے۔

61- تفصیل کیلئے دیکھئے: غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، حرمت ربا اور غیر سودی مالیاتی نظام، ص: 15، 16

62- القرضاوی، یوسف، ڈاکٹر، ربا اور بینک کا سود، ص: 14

63- عثمانی، محمد، تقی، غیر سودی بینکاری، ص: 15، 16

64- مثلاً رقوم کا جمع کروانا، ایل سی کھولنا، اے ٹی ایم، وکالت، ڈرافٹ، ٹریول چیکس جیسے وظائف وخدمات۔

65- یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم لوگوں کو اندرونی تجارت پر قناعت کرائیں۔ عثمانی، ص: 15، 16

66- غیر سودی بینکاری، ص: 15، 16

67- فقہ اسلامی کا ذخیرہ بات وسیع و وقیع ہے۔ عہد قرون اولی میں تابعین کے زمانے مسائل فقہ پر اختصاص کے حامل علماء دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اسلامی فقہ اکیڈمی فقہ اسلامی کا ایک انڈیکس مرتب کر رہی جس کی ضخامت 100 جلدوں سے زائد ہو گی۔

68- مسلمان تاجروں نے اسلامی اصولوں کی پاس داری سے تجارت کو فروغ دیا۔ تجارت کی بدولت بھات اور چین میں اسلام متعارف ہوا جبکہ ملائشیا اور انڈونیشیا میں اسلام کی اشاعت کا سہرا تاجروں کے سر ہے۔

69- بیت المال سے ریاستی اخراجات، تنخواہوں، بلاسود قرضوں کا اجراء ہوتا تھا۔ عبدالملک کے دور میں کرنسی کا اجراء بھی اسی کی ذمہ داری تھی۔ اسلامی ریاستوں میں ریاستی وانفرادی سطح پر شرکت و مضاربت کا نظام باحسن وخوبی کام کرتا رہا۔

70- Glossary Banking & Finance, pp:282

71- Muhammad Ayub, Understanding Islamic Finance, pp:307-325

72- شرکۃ الابدان میں شریک مل کر اجرت کرتے ہیں اور اجتماعی کمائی میں سب شریک ہوتے ہیں جبکہ شرکۃ الوجوہ میں ساکھ کی بنیاد پر ادھار سامان لے فروخت کرتے ہیں اور منافع کو وہ طے شدہ نسبت کے مطابق تقسیم کر لیتے ہیں۔

73- Muhammad Ayub, Understanding Islamic Finance, pp:325-342

74- اس میں بائع صاف بتادیتا ہے کہ اس نے وہ شے کس قیمت پر خریدی اور یہ فروخت کنندہ سے کتنا منافع لے رہا ہے-

75- دراصل یہ دونوں بیوع الگ نوعیت کی حامل ہیں مثلا بیع مؤجل میں مبیع کی قیمت کی ادائیگی تاخیر سے کی جاتی ہے جو یکمشت یا قسطوں میں ہو سکتی ہے-انگریزی میں اسے Deferred Sale کہتے ہیں-

76- Muhammad Ayub, Understanding Islamic Finance, pp:213-238

77- عموماوہ شخص یاادارہ اس شے کو اسلامی بینک یا اجارہ کمپنی کے نام پر خود خریدتا ہے-

78- الزبیدی، سید محمد مرتضیٰ الزبیدی، تاج العروس، ج:5، ص:422،مادہ"صنع"

79- ہی عقد علی بیع فی الذمۃ شرط فیہ العمل-الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی، بدائع الصنائع، ج:5، ص:2)

80- الشافعیؒ، محمد بن ادریس، امام، کتاب الام، "مالیس عندالانسان" ج:6، ص:288

81- مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک بیع سلم کی اساس اور عرف کی بنیاد پر عقد استصناع صحیح ہے-احناف نے اسے استحسانا جائز قرار دیا ہے-(الزحیلی، ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج:4، ص:632)

82- Understanding Islamic Finance, pp:309-320

83- پاکستان بینکس ایسوسی ایشن 1953 میں قائم ہوئی-اس کے قیام کا بنیادی مقصد ممبران بینکون کی ترقی کی غرض سے روابط کو فروغ دیناہے-اس وقت اس کے ارکان کی تعداد 45 ہے جسے چھ گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے-

84- اس کے اثاثے 9.3ارب سے زیادہ جبکہ ڈپازٹس 7.8ارب امریکی ڈالر ہیں-ملک کے طول وعرض میں اس کے 29 علاقائی دفاتر اور 1400 سے زائد شاخیں ہیں جنہیں آن لائن پر خود کار نظام سے جوڑ دیا گیا ہے- یہ بینک افغانستان ،آزربائیجان، بنگلہ دیش، بحرین کینیڈا، چین، ہانگ کانگ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بھی کام کر رہا ہے-

85- https://www.nbp.com.pk/Islamic/ShariahPortal.aspx

86- آپ نے ایم اے اسلامیات، ایم معاشیات اور ایم بی اے (اختصاص فنانس) کے امتحانات پاس کر رکھے ہیں-

87- https://www.nbp.com.pk/Islamic/ShariahAdvisorProfile.aspx

88- دنیا کے پچیس ممالک میں کنزیومر اور ریٹیل بینکاری کی خدمات مہیا کر رہا ہے-حکومت نے اپنے 51 فیصد حصص آغا خان فنڈ برائے معاشی ترقی (*Economic Development*) کو 2004 میں فروخت کر کے پرائیویٹ انتظامیہ کے حوالے کر دیا جبکہ 2015 میں 41اعشاری پانچ فیصد مذید حصص بھی کھلی مارکیٹ میں فروخت کر دیئے-

89- حبیب بینک بنیادی اسلامی بینکاری، کرنٹ، نفع ونقصان شراکتی اکاؤنٹ کے علاوہ بینک ایچ بی ایل مرابحہ، شراکت متناقصہ، اجارہ، سلم اور استصناع کی سہولت مہیا کر رہا ہے-(http://www.hbl.com/islamicbanking)

90- آپ اسلامی معاشیات میں پی ایچ ڈی ہیں اور 2006 سے شریعہ ایڈوائزر بھی ہیں-

91 - https://www.abl.com/the-bank

92 - https://www.abl.com/islamic-banking/islamic-banking-deposits

93 - https://www.bop.com.pk/view.aspx?id=1

94 - https://www.bop.com.pk/view.aspx?id=1151

95- http://www.pakistanbanks.org/members/profiles/bop_profile.html

96- مفتی زاہد وفاق المدارس سے شہادۃ العالمیہ، العربیہ پاکستان اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی سے ایم اے عربی کیا- جامعہ امدادیہ، فیصل آباد کے نائب مہتمم ہیں- https://www.bop.com.pk/view.aspx?id=1150

97- http://www.bok.com.pk/islamic/shariah.htm

98- میزان بینک پرائیویٹ رجسٹرڈ کمپنی ہے جسے مشرق وسطی کے اہم ترین مالیاتی اداروں کا تعاون حاصل ہے-

99- https://www.meezanbank.com/about-us/

100- اس کی بدولت بینک پراڈکٹ میں ترقی اور اسلامی تحقیق کے اعتبار سے بین الاقوامی سطح پر اپنی پہچان کا حامل ہے-

101- بینک اسلامی پاکستان کی کی ملک کے 77 سے زائد شہروں میں دو سو سے اوپر شاخیں ہیں-

102- http://www.bankislami.com.pk/about_us/

103- بینک نے 2007 اور 2008 میں صکوک بانڈ کے 13 لین دین کئے جو پاکستان میں سب سے زیادہ ہیں-

104- بینک نے 2007 میں 'بینک اسلامی مضاربہ لمیٹڈ' قائم کی ہے جو سو فیصدی مضاربت کیلئے وقف ہے-

105- آپ نے جامعہ دارالعلوم کراچی سے تخصص فی الافتاء، اقراء یونیورسٹی کراچی سے ایم بی اے کیا-

106- http://www.bankislami.com.pk/about_us/shariah_board.php#?3

107- اس وقت یہ اردن، ترکی، پاکستان، سوڈان اور بوسنیا ہرزگوینیا میں اسلامی بینکاری کی خدمات انجام دے رہا ہے-

108- بینک نے 1975 سے لے کر آج تک اسلامی بینکاری کے شعبہ میں اپنی غیر متنازعہ حیثیت برقرار رکھی ہے-

109- اہم پراڈکٹس میں رقوم کی فراہمی، ڈپازٹس کی وصولی وادائیگی، اکاؤنٹ کی خدمات مہیا کرنا وغیرہ شامل ہے-

110- آپ نے نیویارک یونیورسٹی کے بین الاقوامی انسٹیٹیوٹ آف کمپیریٹو لاء سے کمپیریٹو لاء میں ماسٹر، جامعہ الازہر مصر سے قانون اور معشت میں ماسٹر کے علاوہ اسلامی فقہ میں 1965 میں پی ایچ ڈی کی-

111- http://www.dibpak.com/Sharia/Board-Members

112- البرکہ گروپ کا تعلق بحرین سے ہے جو بحرین اور دوبئی سٹاک ایکس چینج میں بطور جائنٹ سٹاک کمپنی رجسٹرڈ ہے-

113- پاکستان میں دو اسلامی بینکوں کا یہ اولین ادغام زیادہ مؤثر انداز سے خدمات کی انجام دہی کیلئے تھا-

114- http://www.albaraka.com.pk/al-baraka/

115- اسلامی اصولوں پر تیزی سے نشوونما پاتی ہوئی اسلامی بینکاری کو کئی درپیش چیلنجز سے نمٹنا ہے-

116- آپ 1999 میں سود کی حرمت کا فیصلہ دینے والے شریعت اپیلنٹ بینچ کے سربراہ تھے-

117- https://www.mcbislamicbank.com/

118- آپ چیئرمین رویت ہلال کمیٹی اور عالمی سطح کے معروف فقہی عالم ہیں-

119- تفصیل کیلئے دیکھئے: حرمت ربا اور غیر سودی مالیاتی نظام، ص:1

120- مسلم سربراہان کو اسلامی بینکوں سے پریشانی لاحق ہے۔ ان کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھی ہے یا بٹھائی گئی ہے کہ اسلامی بینکاری نظام سے اسلامی تحریک کو تقویت ملے گی۔ القرضاوی، یوسف، ربا اور بینک کا سود، ص: 17-18

121- عمر سے اسلامی بینکاری کا آغاز ہوا۔ یہ اسلامی معاشی اصولوں پر بینکاری کا تجربہ تھا۔

122- دبئی اسلامی بینک ہے تو نجی سطح پر قائم ہوا جبکہ اسلامی ترقیاتی بینک ریاستی سطح پر جدہ سعودی عرب میں قائم کیا گیا۔

123 - اسٹیٹ بینک کو 1980 کی دہائی یہ ٹاسک دیا گیا مگر حکومتی مشینری کی سرد مہری سے یہ تجربہ بری طرح ناکام ہوا۔

124- اسلامی مالیاتی نظام میں لچک کی بنا پر اسے دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر قبول کیا جا رہا ہے۔

125- اسلامی نظریاتی کونسل کے کام کی بدولت 1980 کی دہائی میں پورے بینکاری نظام کو اسلامی سانچے میں ڈھالا گیا۔

126 - ملاحظہ ہو سٹیٹ بینک کا 2004 کا اسلامی بینکنگ ڈیپارٹمنٹ سرکلر نمبر 2۔

127 - حکمت عملی کا منصوبہ، اسلامی بینکاری کی صنعت 2014-2018، اسلام آباد، جنوری 2014، صفحہ (II)

128 - نیشنل انسٹیٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس بین الاقوامی تربیتی پروگرام پیش کرے گا۔ حکمت عملی کا منصوبہ، صفحہ 8

129 - اسلامی بینکاری کو رئیل اسٹیٹ کی خرید و فروخت وغیرہ سے منسلق کیا جائے۔ حکمت عملی کا منصوبہ، صفحہ 3

130 - اس میں اسلامی بینکاری کی مارکیٹ کی ترویج و ترقی، قلیل مدتی سیال نقود کی مینیجمنٹ کے آلات اور اس سے متعلقہ مسائل کے حل شامل ہیں۔ حکمت عملی کا منصوبہ، صفحہ 5

131- اسلامی بینکوں کا پھیلتا ہوا نیٹ ورک سے ظاہر کرتا ہے کہ لوگ بینکاری سے استفادہ کر رہے ہیں۔